''ایڈیٹر روز نامہ ''جنگ'' کے نام کھلا خط''

مولانا عبدالقدوس محمدی

محترم ومکرم جناب چیف ایگزیکٹو/گروپ ایڈیٹر/ایڈیٹر/ریذیڈنٹ ایڈیٹر صاحب! روز نامہ جنگ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

امید ہے کہ خیر و عافیت سے ہوں گے اور دن رات ملک وملت کی خدمت میں مصروف عمل ہوں گے۔

11 مئی 2009ء بروز پیر کو آپ کے موقر اخبار کے اداریئے میں جس طرح مدارس کے بارے میں بالکل مبنی برحقیقت رئے کا اظہار کیا گیا اور مدارس کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا، اسے پڑھ کر ہمیں بہت خوشی ہوئی کہ ملک کے سب سے بڑے میڈیا گروپ کو نہ صرف یہ کہ مدارس کے بارے میں اصل حقائق کا ادراک ہے، بلکہ آپ کے موقر ادارے کی مدارس کے بارے پالیسی بھی مبنی بر انصاف ہے۔ ایک ایسے دور میں جب مدارس کے بارے میں ہر طرف سے پراپیگنڈہ کیا جارہا ہے اور اکثر لوگ مدارس کے بارے میں غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں، ایسے میں آپ کا اداریہ، اس اداریئے سے ظاہر ہونے والی پالیسی اور آپ کے اخبار میں تسلسل اور اہتمام سے مدارس اور وفاق المدارس کے حوالے سے خبروں کی اشاعت پر ہمیں دلی مسرت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گزشتہ دنوں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب نے آپ کو فون کر کے بھی شکریہ ادا کیا اور باقاعدہ شکریہ کا خط بھی ارسال کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے روز نامہ جنگ کا اداریہ ''دینی مدارس کا معاملہ، علماء سے مشاورت کے بعد فیصلہ کریں'' کو وفاق المدارس کے ترجمان مجلہ ماہنامہ ''وفاق المدارس'' میں مکرر شائع کر کے ملک بھر کے تمام مدارس تک بھی پہنچایا ہے۔ لیکن آج (22 جولائی 2009ء بروز بدھ) کے اخبار میں شائع ہونے والی سروے رپورٹ کو پڑھ کر بہت افسوس بھی ہوا اور حیرت بھی۔ یہ سروے رپورٹ بالکل من گھڑت اور بے بنیاد ہے۔ جس میں حقائق کو بھی بری طرح مسخ کیا گیا ہے اور اعداد و شمار بھی غلط پیش کیے گئے ہیں۔ ہم دینی مدارس کے اعداد و شمار پیش نہیں کرتے بلکہ آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ اپنے انصاف پسند ذرائع یا کسی بھی آزادانہ، غیر جانبدارانہ اور غیر متعصبانہ ذریعے سے ان اعداد و شمار کی تحقیق و تصدیق کروالیں یا تمام مکاتب فکر کے دینی مدارس کی نمائندہ تنظیموں، وزارت داخلہ اور وزارت مذہبی

امور کا ریکارڈ چیک کروالیں۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس سروے رپورٹ کی کسی بھی طریقے سے تائید ہو سکے۔ یہ کس قدر افسوس ناک امر ہے کہ ایک شخص نے ٹیبل سروے میں اپنی مرضی کے چند اعداد کو جوڑ کر سروے رپورٹ بنالی اور یہ بھی نہیں بتایا کہ یہ سروے کس نے کیا ہے؟ کسی حکومتی ادارے نے؟ کسی عالمی یا غیر ملکی فورم نے، یا پھر یہ سروے رپورٹ خود محقق رپورٹر کی ذاتی کاوش اور جانفشانی کا ثمرہ ہے۔ اس نام نہاد رپورٹ میں جہاں عدل وانصاف اور حقیقت پسندی کے تمام تقاضوں کو بالائے طاق رکھا گیا ہے وہیں صحافتی اصولوں کو بھی پامال کیا گیا ہے۔

اس سروے رپورٹ میں اٹھائے گئے نکات پر ہماری طرف سے مختصراً وضاحت یہ ہے کہ جہاں تک دینی مدارس تک حکومتی رسائی کا تعلق ہے اس بارے میں عرض ہے کہ اس وقت تقریباً اٹھانوے فیصد مدارس باقاعدہ رجسٹرڈ ہیں۔ ان مدارس کے حوالے سے ایک ایک بات متعلقہ اداروں کے ریکارڈ میں موجود ہے۔ رجسٹریشن کے دوران ظاہری اور خفیہ ہر طریقے سے مدارس کے حالات، مدارس کے اساتذہ و منتظمین کے کوائف اور دیگر تمام معلومات کی خوب چھان بین ہوتی ہے اس کے بعد کہیں رجسٹریشن سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔ اور بعد میں بھی وقتاً فوقتاً مختلف ادارے ان معلومات کو اپ ڈیٹ کرتے رہتے ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اس وقت جس قدر دینی مدارس کے کوائف اکٹھے کئے جاتے ہیں، جتنی کڑی نگرانی دینی مدارس کی جاتی ہے اور جس قدر دینی مدارس کے اساتذہ طلبہ کو تنگ کیا جاتا ہے اتنی ''مہربانیاں'' تو شاید جرائم پیشہ لوگوں کے ساتھ بھی نہیں کی جاتی ہوں گی۔ اور ویسے بھی دینی مدارس نے کبھی بھی حکومتی اداروں سے تعاون نہ کرنے یا معلومات وکوائف کو خفیہ رکھنے کی کوشش نہیں کی۔ رہا حالیہ دنوں میں ایک متنازعہ سروے فارم کی تقسیم کا معاملہ تو صرف 826 مدارس نہیں بلکہ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ میں شامل پانچوں مکاتب فکر کی نمائندہ تنظیموں نے متفقہ طور پر اپنے اجلاس کے اعلامیہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ سروے فارم کی تقسیم حکومت اور مدارس کی قیادت کے مابین طے شدہ معاہدات سے انحراف ہے۔ اس لئے جب تک مدارس کی قیادت کو اعتماد میں نہیں لیا جاتا اور معلومات وکوائف کے حصول کا درست طریقہ اختیار نہیں کیا جاتا اس وقت تک کوئی مدرسہ بھی سروے فارم پُر نہیں کرے گا اور سرکاری اہلکاروں سے متعلقہ وفاق سے رجوع کرنے کو کہا جائے گا۔ اس لئے یہ تو ہو سکتا ہے کہ دور افتادہ اور پسماندہ علاقوں کے صرف 826 مدارس کو ہراساں کر کے ان سے سروے فارم پُر کروالئے گئے ہوں لیکن اس دعوے میں کوئی صداقت نہیں کہ صرف 826 مدارس پر حکومتی اختیار نہیں۔ سروے فارم میں غیر ملکی طلباء کے معاملے کو انتہائی غلط رنگ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ یاد رہے کہ پہلے پہل دینی مدارس میں بے شمار غیر ملکی طلباء زیر تعلیم تھے لیکن سابقہ دور حکومت میں غیر ملکی طلباء کے لئے سب دروازے بند کر دیئے گئے بلکہ کئی ممالک کے طلبہ کو تعلیم مکمل کئے بغیر دھکے دے کر نکال دیا گیا۔ اور اس وقت اگر چند مدارس میں کچھ گنے چنے طلباء موجود بھی ہیں تو انہوں نے باقاعدہ این او سی لے رکھا ہے۔ گزشتہ ماہ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ اور وزارت داخلہ کے مابین ہونے والے مذاکرات میں یہ طے پایا تھا کہ ان طلباء کی دوبارہ ویری فیکیشن بھی کی جائے گی۔ اس سلسلے میں تمام غیر ملکی طلباء کی فہرستیں وزارت داخلہ کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ جن کے بارے میں چھان بین کا عمل جاری ہے۔

اس سروے رپورٹ کے مضحکہ خیزی کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے مطابق 12153 دینی مدارس میں سے 1929 مدارس لڑکیوں، 4178 اور 6046 مخلوط تعلیم دے رہے ہیں۔ سروے رپورٹ میں دینی مدارس کو ایک معمہ، پراسرار دنیا اور ناگوار یا ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے، حالانکہ یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ دینی مدارس نے ہمیشہ میڈیا، حکومتی اداروں اور سول سوسائٹی کو مدارس کے معائنے کی دعوت دی ہے اور دینی مدارس کو کھلی کتاب قرار دیا ہے۔ سروے رپورٹ میں مدارس پر دہشت گردی اور انتہا پسندی میں ملوث ہونے کا گھسا پٹا الزام بھی عائد کرنے کی کوشش کی گئی ہے حالانکہ کچھ دن قبل خود آپ کے اخبار نے صفحہ اول پر وفاقی وزیر داخلہ اے رحمٰن ملک کا وہ بیان چھاپا تھا جس میں انہوں نے دینی مدارس کے دہشت گردی میں ملوث ہونے کی تردید کی تھی۔ سروے میں دینی مدارس کے مالی نظم کو بھی ہدف تنقید بنایا گیا ہے حالانکہ مدارس کی طرف سے باقاعدہ آڈٹ کروایا جاتا ہے بلکہ کئی مدارس کی طرف سے آمد وخرچ کے گوشوارے عوام الناس اور معاونین کی اطلاع کے لئے باقاعدہ نوٹس بورڈز پر آویزاں کئے جاتے ہیں اور اس وقت صورتحال یہ ہے کہ اکثر مدارس قرض کے بوجھ تلے دبے ہیں، کئی مدارس کے اساتذہ کو کئی کئی ماہ کی تنخواہیں نہیں ملیں، کئی مدارس میں طلباء کو تین وقت کی بجائے دو وقت کا کھانا دیا جاتا ہے ایسے میں یہ الزام عائد کیا جاسکتا ہے کہ مدارس کے ذرائع آمدن خفیہ ہیں۔ سروے رپورٹ میں میاں چنوں کے مبینہ مدرسہ کا حوالہ بھی دیا گیا ہے حالانکہ وہاں کوئی مدرسہ نہیں بلکہ ایک حاضر سروس سرکاری ملازم کا گھر تھا جس کی ہمشیرہ گاؤں کے چند بچوں کو ناظرہ قرآن پڑھاتی تھی۔ الغرض اس سروے رپورٹ میں تمام حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے اور مدارس کے خلاف کارروائی کرنے پر اکسانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سروے رپورٹ ان سروے رپورٹوں سے قطعاً مختلف نہیں جو پاکستان کو ایک ناکام ریاست ثابت کرنے، عالمی طور پر پاکستان کو ایک دہشت گرد اور غیر ذمہ دار ملک کے طور پر پیش کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً سامنے آتے رہتے ہیں۔ اس سروے رپورٹ کے ذریعے دانستہ تو نہیں لیکن شاید نادانستہ طور پر مدارس کے بارے میں غیروں کے ایجنڈے کی تکمیل کی راہ ہموار کی گئی ہے۔ اس قسم کے خلاف حقیقت سروے مدارس کے بارے میں عالمی برادری کی تشویش کا باعث بنتے ہیں اور انہی کے بل بوتے پر مدارس کے بارے میں ہمارے حکمرانوں پر دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ اس لئے ہم نہ صرف یہ کہ آپ سے بلکہ حکومتی اداروں سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ اس کا نوٹس لیں اور حقائق کے برعکس اعداد وشمار اور الزامات کی تردید کریں۔ اسی طرح ہم اس سروے کو رپورٹ کرنے والے بھائی کے بارے میں قطعاً اس سوئے ظن کا شکار نہیں ہوسکتے کہ اتنا گمراہ کن سروے ایک مسلمان اور پاکستانی کی اپنی کوشش ہے بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کہیں سے "لفٹ" کیا گیا ہے اس لئے انہیں مدارس کے دورے کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ آئیں اور خود حقائق اور مدارس کے حالات کا مشاہدہ کریں۔ ہم یہ بھی گزارش کرتے ہیں کہ اس سروے رپورٹ کی وجہ سے آپ کے قارئین کے وسیع حلقے کی مدارس کے بارے میں غلط فہمیوں میں اضافہ ہوا ہے اس لئے اس وضاحتی مکتوب کو نمایاں طور پر شامل اشاعت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

☆☆☆